باب۔ ۷۲

تقدیر

[وَإِن مِّن شَيْءٍ إِلَّا عِندَنَا خَزَائِنُهُ وَمَا نُنَزِّلُهُ إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ،(الحجر:۲۱)]

[وَكَانَ أَمْرُ اللَّـهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا،(الاحزاب: ۳۸]

حدیث۶۱۶۹: رسول اللہ، جو صادق و مصدوق ہیں، نے فرمایا، تم میں سے ہر ایک شخص اپنی ماں کے پیٹ میں (بہ طور نطفہ) چالیس دن جمع رہتا ہے۔ اس دوران یہ بستہ خون کی شکل میں ہو جاتا ہے۔ پھر یہ گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے اور چار چیزوں یعنی رزق، موت، بد بخت ہونے یا نیک بخت ہونے سے متعلق لکھ دیا جاتا ہے۔۔۔ اور حضورؐ نے فرمایا، بخدا تم میں کا ایک آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایک یا دو گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اس پر کتاب (یعنی نوشتہ تقدیر) غالب آتی ہے۔ پس وہ جنتیوں کے کام کرنے لگتا ہے۔ اور بالآخر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔۔۔ اور ایک شخص جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک یا دو گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ اس پر کتاب (یعنی نوشتہ تقدیر) غالب آتی ہے۔ پس وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے۔ اور بالآخر وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث۶۱۷۰: ارشادِ نبیؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحم مادر پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیتا ہے، جو کہتا ہے، یا رب! نطفہ قرار ہوا۔ پھر کہتا ہے علقہ یعنی بستہ خون ہوا۔ پھر کہتا ہے خون کا لوتھڑا ہو گیا۔ جب اللہ تعالیٰ تخلیق کی تکمیل چاہتا ہے تو فرشتہ کو کہتا ہے کہ مرد ہو گا یا عورت، بد بخت ہو گا یا نیک بخت۔ چناں چہ جب آدمی اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے، جس قدر رزق اور زندگی ہو گی، وہ اسی وقت لکھ دی جاتی ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔

حدیث۶۱۷۱: کسی نے آنحضرتؐ سے سوال کیا کہ کیا جنتی دوزخیوں سے پہچان لیے جائیں گے؟ فرمایا، ہاں۔ عرض کیا، پھر لوگ عمل کیوں کریں گے؟ فرمایا، ہر شخص عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے، یا جو چیز اس کے لیے آسان کی گئی ہے۔ راوی: عمران بن حسینؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۷۲، ۶۱۷۳: آنحضورؐ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے اس چیز کو جو وہ کرنے والے تھے۔ راویان: ابن عباسؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۷۴: ارشادِ نبویؐ ہے کہ بچہ فطرت پر ہی پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے والدین اس کو نصرانی بنالیتے ہیں۔ چوپایہ بچے دیتا ہے تو کیا تم کسی کے کان کٹے ہوئے پاتے ہو، جب تک تم خود اس کے کان نہ کاٹ دیتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اُس کے متعلق فرمایئے جو کمسنی کی حالت ہی میں مر جائے۔ حضورؐ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۷۵: فرمانِ رسول ہے کہ کوئی عورت اپنی بہن کی اس وجہ سے طلاق نہ چاہے کہ بعد میں وہ اس آدمی سے نکاح کرسکے۔ اس لیے کہ اس کو وہی ملے گا جو اس کے لیے مقدر ہو چکا۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۷۶: میں نبی اکرمؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور کسی خاتون کا یہ پیغام لایا کہ ان کا بچہ نزع کی حالت میں ہے۔ حضورؐ نے کہلا بھیجا کہ "اللہ کی چیز ہے جو اس نے لے لی۔ اس کی دی ہوئی ہر چیز کا وقت مقرر ہے۔ لہٰذا اسے چاہیے کہ صبر کرے اور اسے ثواب سمجھے"۔ راوی: اسامہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۲۷۹)۔

حدیث ۶۱۷۷: ہم آنحضرتؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انصار میں سے ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ ہم لونڈیوں کے پاس جاتے ہیں اور عزل (باہر انزال) کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمھارا عزل کرنا یا نہ کرنا برابر ہے کیوں کہ جس جان کو پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہو وہ پیدا ہو کر رہے گی۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۹۰ اور ۲۳۷۵)۔

حدیث ۶۱۷۸: نبی مکرمؐ نے ہم لوگوں سے اپنے خطابات میں قیامت تک ہونے والی ہر بات کہہ دی، کوئی بات نہیں چھوڑی۔۔۔ جس کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا۔ اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا۔۔۔ کوئی بات مجھ سے بھول بھی جاتی ہے، مگر وہ چیز جب بھی میرے سامنے آتی ہے تو مجھے سب یاد آجاتا ہے۔ راوی: حذیفہؓ۔

حدیث ۶۱۷۹: ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اُس وقت آنحضورؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص ایسا نہیں

Sidjjuin Publications

جس کا ٹھکانہ جنت یا دوزخ نہ لکھ دیا گیا ہو۔ اس پر ایک نے کہا، پھر تو ہم اسی پر بھروسہ کر لیں اور عمل کو چھوڑ دیں؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں۔ تم عمل کرو اس لیے کہ ہر شخص کے لیے وہی عمل آسان ہے (یعنی وہ اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہے)۔ پھر آپؐ نے فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ - وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ - فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ، کی تلاوت فرمائی۔ راوی: حضرت علیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۲۷۷ اور ۴۶۰۶ تا ۴۶۱۱)۔

حدیث ۶۱۸۰، ۶۱۸۱: ہم لوگ نبی مکرمؐ کے ساتھ تھے۔ حضورؐ نے ایک شخص کے متعلق فرمایا کہ یہ اہل النّار میں سے ہے۔ لیکن جب لڑائی شروع ہوئی تو اس نے بہت ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ چناں چہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ وہ شخص جس کے بارے میں آپؐ کا فرمانا تھا کہ وہ جہنمی ہے مگر اس نے تو بہت سخت جنگ کی ہے۔ اور اس کے سبب وہ شدید زخمی حالت میں ہے۔۔۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سن لو وہ اہل النّار میں سے ہے۔ تھوڑی ہی دیر بعد اس کے زخموں میں تکلیف اس قدر بڑھی کہ اس نے تیر کو اپنی گردن میں اتار لیا اور وہ چل بسا۔ وہی شخص پھر حضورؐ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا کہ آپ نے سچ فرمایا تھا، اس نے تو خودکشی کرلی۔ راویان: ابوہریرہؓ اور سہلؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰۶، ۳۹۰۷ اور حدیث ۶۰۷۸)۔

حدیث ۶۱۸۲، ۶۱۸۳: آنحضرتؐ نے نذر ماننے سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو دفع نہیں کرتی۔ اس کے ذریعہ سے صرف بخیل کا مال خرچ ہوتا ہے۔ راویان: ابن عمرؓ، ابوہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۸۴: ایک غزوہ میں ہم نبی مکرمؐ کے ساتھ تھے۔ اس وقت ہم جب بھی کسی بلند جگہ پر چڑھتے یا کسی وادی میں اترتے تو بلند آواز سے تکبیر کہتے۔ آنحضرتؐ نے ہماری بلند آواز پر ٹوکا اور فرمایا کہ "لوگو! اپنی جانوں پر رحم کرو۔ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکارتے۔ تم تو اس کو پکارتے ہو جو سننے اور دیکھنے والا ہے"۔ پھر فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو وہ کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ وہ ہے، لا حول ولا قوة الا باللہ۔ راوی: ابوموسیٰؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۹۰۸)۔

حدیث ۶۱۸۵: آنحضورؐ کا فرمانا ہے کہ کوئی آدمی خلیفہ نہیں بنایا جاتا مگر اس کے لیے دو باطن ہوتے ہیں۔ ایک باطن خیر کا حکم دیتا ہے اور ایک باطن اسے شر کا حکم دیتا۔ اور معصوم وہ ہی ہے جسے اللہ محفوظ رکھے۔ راوی: ابوسعید خدریؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۶۱۸۶: ارشادِ نبویؐ ہے کہ ابن آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ یقیناً پائے گا۔ فرمایا، آنکھ کا زنا برا دیکھنا ہے۔ زبان کا زنا برا بولنا ہے۔ اور نفس کا زنا برائی کی تمنا کرنا ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۸۳۸)۔

حدیث ۶۱۸۷: آیت ،وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِّلنَّاسِ،(الاسراء:۶۰) میں الرُّؤْيَا سے مراد آنکھ کا خواب ہے۔ یہ خواب رسول معظمؐ کو اُس رات دکھایا گیا جب آپؐ بیت القدس کی طرف لے جائے گئے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۶۱۸۸: آنحضورؐ نے فرمایا کہ آدمؑ اور موسیٰؑ کے درمیان بحث ہوئی۔ موسیٰؑ نے کہا، اے آدمؑ! آپ ہمارے باپ ہیں۔ آپ نے ہمیں جنت سے نکلوایا اور محروم کیا۔ آدمؑ نے کہا، اے موسیٰ! تم کو اللہ نے کلام کے ذریعہ برگزیدہ بنایا اور اپنے ہاتھ سے تمھارے لیے لکھا۔ تم مجھے اُس بات پر ملامت کرتے ہو جو اللہ نے میری تقدیر میں میری پیدائش سے چالیس سال پہلے لکھ دیا تھا۔ چناں چہ آدمؑ، موسیٰؑ پر اس بحث میں غالب رہے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۶۱۸۹: امیر معاویہؓ نے مجھے لکھا کہ مجھے وہ چیز بتاؤ جو نبی مکرمؐ نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ چناں چہ میں نے انھیں بتایا کہ حضورؐ نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے۔ لیکن جب میں امیر معاویہؓ کے پاس پہنچا تو میں نے انھیں دعا پڑھنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔ راوی: مغیرہ بن شعبہؓ۔

حدیث ۶۱۹۰: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ مصیبت کی سختی اور بد بختی پانے، تقدیر کی برائی اور دشمنوں کے طعنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ راوی: ابو صالحؒ۔

حدیث ۶۱۹۱: نبی مکرمؐ اکثر قسم کھاتے وقت یہ فرماتے "لا و مقلب القلوب" (یعنی قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی)۔ راوی: عبد اللہؓ۔

حدیث ۶۱۹۲: (ابن صیاد کی آنحضرتؐ کی شان میں گستاخی کے باوجود آپؐ نے حضرت عمرؓ کو اسے سزا دینے سے روک دیا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۱۲۷۰۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۶۱۹۳: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ مسلمانوں کے لیے یہ رحمت کا سبب بھی بن سکتا ہے اگر بندہ طاعون والے شہر میں ٹھہرا رہے اور صبر کرے اور وہ یقین رکھے کہ اسے وہی چیز پہنچے گی جو اس کی تقدیر میں لکھ دی گئی ہے۔ پھر اگر وہ مر جائے تو اسے شہید کا درجہ ملے گا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۵۳۴۹)۔

حدیث ۶۱۹۴: جنگِ خندق میں حضورؐ مٹی اٹھاتے اور فرماتے، واللہ! اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو نہ ہم روزہ رکھتے اور نہ ہی نماز پڑھتے۔ آپؐ دعا فرماتے کہ ہم پر سکینہ نازل فرما۔ اور دشمن کے مقابلے میں ہمیں ثابت قدم رکھ۔ راوی: براء بن عازبؓ۔

Siddiqui Publications